۲۲ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 42)

کیا اب شرافت کا زمانہ نہیں رہا؟

- کسی ایک کو مذاق کا ہدف بنالینا کیسا؟ 02
- شیطان کو موت کب آئے گی؟ 09
- Strawberry کھانا کیسا اور کیا یہ جہنمی پھل ہے؟ 11
- کن مہینوں کا چاند دیکھنا واجب ہے؟ 23

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

مُحمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا اب شَرافت کا زمانہ نہیں رہا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مَغْفِرَت ہے۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا اب شَرافت کا زمانہ نہیں رہا؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب شَرافت کا زمانہ نہیں رہا، اِسی لیے ”ہم شریفوں کے ساتھ شریف اور بد معاشوں کے ساتھ بد معاش ہیں“ کیا ان کا یہ کہنا دُرُست ہے؟[3]

جواب: لوگوں کا اِس طرح کہنا دُرُست نہیں کہ ”ہم شریفوں کے ساتھ شریف اور بد معاشوں کے ساتھ بد معاش ہیں، یہاں لوگ کمزوروں کو دبا دیتے ہیں، جناب اب شَرافت کا زمانہ چلا گیا وغیرہ وغیرہ۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰه آج بھی شُرَفا دُنیا میں جی رہے ہیں۔ شَرافت کا زمانہ کل بھی تھا، آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا اور شریفوں کے صَدقے میں ہی دُنیا چل رہی ہے ورنہ کب کی ختم ہو جاتی مگر آپ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ شَرافت کا زمانہ چلا گیا۔ کیا سارے دِیندار، پرہیز گار اور تہجد گزار لوگ مَعَاذَ اللہ بد معاش ہیں؟ یونہی اَولیا، اَبدال اور طرح طرح کی وِلایتوں کے تاج سجائے ہوئے لوگ آج بھی دُنیا میں

---

1. یہ رِسالہ ۲۲ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 27 اپریل 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. تاریخ اِبنِ عَساکر، ناشب بن عمرو ابو عمرو الشیبانی، ۶۱ / ۳۸۱ دار الفکر بیروت
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

موجود ہیں اور ان سے ہی دُنیا کا نظام چل رہا ہے اگرچہ ہم انہیں نہیں پہچانتے مگر آپ کہتے ہیں شَرافت کا زمانہ ہی نہیں ہے! اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات! اگر ہم اچھے بن جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ سب اچھے ہو جائیں گے۔

کسی ایک کو مذاق کا ہدف بنالینا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات جب آپس میں دوست وغیرہ بیٹھے ہوتے ہیں تو ہنسی مذاق کے لیے کسی ایک کو ہدف بنا لیتے ہیں۔ وہ بھی کِھسیانا ہو کر سب کی گفتگو سُن رہا ہوتا ہے تو یوں کھانے پینے یا کسی بھی مُعاملے کو لے کر کسی کا مذاق اُڑانا کیسا ہے؟

(رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بعض اوقات دوست ہنسی مذاق کے لیے کسی ایک کو ہدف بنا لیتے ہیں اور وہ بے چارہ بھی جھینپ مٹانے یعنی اپنی شرم کو چُھپانے کے لیے بظاہر ہنس رہا ہوتا ہے لیکن اس کا دِل تو دُکھتا ہی دُکھتا ہے، آدمی بھلے آدھا پاگل ہو لیکن اسے سمجھ تو پڑتی ہے کہ میرا مذاق اُڑ رہا ہے، جب مذاق اُڑے گا تو اس کا دِل تو دُکھے گا اور مسلمان کا دِل دُکھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] آج کل دوستوں کی بیٹھکوں میں خیر و بھلائی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ اپنے میں سے کسی ایک کو ٹارگٹ پر لے لیں گے یا قریب سے گزرتے ہوئے کسی پر آوازیں کسیں گے یا بیٹھے بیٹھے کسی سیاسی لیڈر، وزیر، صدر یا وزیرِ اعظم پر اِس طرح تنقید کرنا شروع کر دیں گے جیسے بس یہی نظامِ حکومت چلا رہے ہیں۔ بعض اوقات مَعَاذَ اللہ کسی عالِمِ دِین

---

1 ...... پارہ 26، سُوْرَةُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 11 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔" رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قیامت کے دِن لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے سامنے جنّت کا ایک دَروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ، تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دَروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دَروازے کے پاس پہنچے گا وہ دَروازہ بند ہو جائے گا، پھر ایک دوسرا جنّت کا دَروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا: آؤ یہاں آؤ، چنانچہ یہ بے چینی اور رَنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دَروازے کے پاس جائے گا تو وہ دَروازہ بند ہو جائے گا، اِسی طرح اس کے ساتھ مُعاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دَروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نااُمیدی کی وجہ سے نہیں جائے گا۔ (اِس طرح وہ جنّت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا) (موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب الصّمت و آداب اللّسان، باب ما نھی عنہ العباد ان یسخر بعضھم من بعض، ۷/۱۸۳، حدیث: ۲۸۷ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

کے متعلق منفی باتیں شروع کر دیں گے۔ یہ بڑے محروم لوگ ہوتے ہیں اور آخرت کا بہت بڑا نقصان کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ جب ہم ایک اُنگلی کسی کی طرف اُٹھاتے ہیں تو تین اُنگلیاں اپنی طرف آ رہی ہوتی ہیں کہ "پہلے اپنے آپ کو دیکھ۔" اگر ہم اپنی اِصلاح میں لگ جائیں تو دوسروں کے عیب نظر نہیں آئیں گے۔ دوسروں کے عیب بیان کرنے سے غیبت کی صورت پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ اگر وہ بُرائی ان میں نہیں تو یہ تُہمت کے زُمرے میں آئے گا جو کہ غیبت سے بھی خطرناک گناہ ہے۔ کسی پر تنقید کرنے سے پہلے بندہ غور کر لے کہ یہ جائز تنقید ہے یا ناجائز؟ نیز تنقید کرنے کا مقصد کیا ہے؟ جائز یا ناجائز تنقید کا فیصلہ اہلِ عِلم ہی کر سکتے ہیں لہٰذا ہمارے لیے اسی میں عافیت ہے کہ "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" کے تحت اپنی اِصلاح کی فِکر کریں اور اپنے عُیُوب پر نظر رکھیں۔ صِرف ان عاشقانِ رَسُول کی صحبت اپنائیں جن کی باتوں سے اللہ پاک کا ڈر اور قیامت کا اِحساس پیدا ہو، قبر و موت کی یاد اور آخرت بہتر بنانے والے اَعمال سیکھنے کو ملیں۔ ایسوں کی صحبت سے کوسوں دور بھاگیں جن کی بیٹھک میں گناہ ہوتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں بھی اس کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝۶۸﴾ (پ۷، الانعام:۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: "اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔" اِس آیت کے تحت تفسیراتِ اَحمدیہ میں ہے کہ یہاں ظالِم سے مُراد کافِر، بدمذہب اور فاسق ہیں۔[1]

ناحق مذاق اُڑانے والے سخت گناہ گار اور جہنم کے حقدار ہیں

سُوال: آج کل بازاروں میں بعض بڑی عمر کے بزرگوں کو لوگ چھیڑتے ہیں اور پھر ان کے چیخنے چِلّانے سے محظوظ ہوتے ہیں، اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: جو لوگ ناحق بڑی عمر کے بزرگوں کا مذاق اُڑاتے ہیں وہ سخت گناہ گار اور جہنم کے حقدار ہیں۔ ان لوگوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مذاق اُڑائے جانے پر یہ بزرگ جذبات میں آ کر چیخیں چِلّائیں اور ہم اس سے لطف اندوز ہو پائیں۔ اگر یہ بزرگ چیخنا چِلّانا نہ کریں تو انہیں مزہ نہیں آئے گا اور وہ آئندہ چھیڑنا بند کر دیں گے لہٰذا مذاق اُڑائے جانے پر

1 ...... تفسیراتِ احمدیۃ، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ:۶۸، ص۳۸۸ پشاور

بزرگوں کو چاہیے کہ صبر کریں اور ان کو نظر انداز کریں۔ بد دُعائیں بھی نہ دیں اِس لیے کہ ایسا کرنے سے وہ ستانا چھوڑ دیں یہ ضَروری نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی میرے بارے میں سوچے کہ اسے اپنے عقیدت مندوں کے جُھرمٹ میں بیٹھ کر خالی باتیں کرنا آتی ہیں کہ ستائے جانے پر بددُعائیں نہ دیں اور مُعاف کر دیں تو یاد رہے کہ میں بھی بہت ستایا گیا ہوں، میں نے ماریں بھی کھائی ہیں لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود میں نے اِنتقام نہیں لیا بلکہ مُعاف کیا ہے۔ بعض جَذباتی عقیدت مندوں نے مخالف سے بدلہ لینے کی باتیں کیں مگر میں نے انہیں یہ کہہ کر بدلہ لینے سے منع کر دیا کہ پتھر کھانا سُنَّت ہے لیکن وہی پتھر اُٹھا کر واپس دے مارنا سُنَّت نہیں ہے۔ مُعاف کرنے کی باتیں میں ویسے ہی نہیں کر رہا بلکہ یہ میرا تَجرِبہ ہے کہ اس سے فائدہ ہی ہوتا ہے۔ بطورِ مُبالغہ میں کہوں تو میرے بعض وہ مخالفین جو چوراہے پر کھڑے ہو کر مجھے گالیاں دینے والے تھے مگر مُعاف کر دینے کی بَرَکت سے انہوں نے بھی مجھ سے مُعافیاں مانگی ہیں اور اپنے چہروں پر داڑھیاں سجائی ہیں تو مُعاف کرنے سے اِس طرح کے فوائد حاصِل ہوتے ہیں۔

اِنتقام لینے کے نقصانات

اگر ہم اِنتقام لیں گے تو پھر شاید تکلیف پہنچانے والے پر نَدامت کا دَروازہ بند ہو سکتا ہے۔ نیز اِنتقام لینا بڑا مشکل کام ہے کیونکہ اگر ہم اِنتقام لینے میں حَد سے تجاوز کر گئے تو خود ظالِم بن جائیں گے مثلاً کسی نے ہمیں ایک ہاتھ مارا اور اِنتقام لیتے ہوئے ہم نے بھی اُسے ایک ہاتھ مارا مگر جس طرح اس نے مارا تھا ہم نے اس طرح نہیں بلکہ تھوڑا طاقت سے مارا کہ اُس کے مارنے سے ہمارے جسم پر نشان نہیں پڑا تھا اور ہمارے مارنے سے ہمارا پنجہ اُس کے جسم پر اُتر آیا تو یوں اِنتقام لینے میں ہم حَد سے بڑھ گئے اور اگر ہم ہاتھ کھا لیتے اور اِنتقام نہ لیتے تو مَظلوم رہتے مگر ہاتھ مار کر ظالِم بن گئے، اِس لیے اِنتقام نہ لینے میں ہی عافیت ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی عَفْو و دَر گُزر اِختیار کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿ خُذِ الْعَفْوَ ﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجمۂ کنز الایمان: "اے محبوب! مُعاف کرنا اِختیار کرو۔" مُعاف کرنا بہت پیاری سنَّت بھی ہے۔ اگر اُمَّت میں مُعافی اور دَر گزر کا مادہ پیدا ہو جائے تو ہم لوگ ترقی کرتے کرتے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں مگر ہم ایک دوسرے کے لیے دِل میں بُغض و کینہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔

SMS پر سَلام کرنے کا بہترین طریقہ

سُوال: کیا SMS پر فقط سَلام لکھنے سے سَلام ہو جاتا ہے؟ نیز سَلام کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

(جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ خیر پور میرس سے سُوال)

جواب: سَلام لکھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ عربی میں پورا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" لکھا جائے۔ انگلش میں Salam لکھا جائے تو "سالام" پڑھا جاتا ہے۔ اب ایک تعداد ہے جو فقط سَلام لکھتی ہے اِس سے بھی سَلام تو ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پورا لکھا جائے۔ بعض لوگ Short Key پر لفظِ سَلام سیٹ کر دیتے ہیں، اگر وہ پورا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" سیٹ کر دیں تو ایک بٹن دبانے سے پورا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" لکھا جائے گا اور یوں پورا سَلام کرنے سے ثواب بھی زیادہ ملے گا۔[1]

ضمیر کس چیز کا نام ہے؟

سُوال: ضمیر کیا ہے؟ جس کا ضمیر سو جائے اسے جگانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ضمیر کوئی گوشت کا لوتھڑا نہیں بلکہ اَندرونی اِحساس کا نام ضمیر ہے، اسے نَفْسِ لَوَّامَہ یعنی ملامت کرنے والا نفس بھی کہتے ہیں۔ جب بندہ گناہ کر بیٹھے اور اس کا نَفْسِ لَوَّامَہ ہو تو وہ نادم اور پشیمان ہوتا ہے شرمندگی محسوس کرتا ہے اور جب بندہ شرمندہ ہو گا تو توبہ کرے گا، اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔[2] توبہ کرے گا تو گناہ مُعاف ہو گا۔ آئندہ گناہ سے بچے گا اور نیکی کی طرف آئے گا۔ نَفْسِ لَوَّامَہ جس کا سَلامت ہو یعنی جس کا ضمیر زندہ ہو تو وہ فائدے میں رہتا ہے کیونکہ وہ غَلَطی، بے حیائی اور ظُلْم پر اسے ملامت اور سرزنش کرتا ہے، اسے ٹوکتا اور شرمندہ کرتا ہے۔ جن کا ضمیر مَر جائے تو وہ بالکل بے حیا، بے باک اور ڈھیٹ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ گناہ، ظُلْم، لوگوں کو لوٹنے مارنے اور ذَلیل کرنے سے بالکل بھی نہیں جھجکتے۔ والدین کی نافرمانی سے توبہ کرنے پر انہیں لاکھ سمجھایا جائے لیکن وہ کوئی بات ماننے کے لیے تیار

---

1 ...... مکمل "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" عربی یا اُردو رسم الخط میں ہی لکھیے رومن اُردو میں نہ لکھیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر توبۃ، ۴/۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲ دار المعرفۃ بیروت

نہیں ہوتے، مَعَاذَ اللہ ماں باپ کو جھاڑتے اور بے چاروں کو بہت تنگ کرتے ہیں، ضمیر مُردہ ہونے کی وجہ سے انہیں اس کا ذَرّہ بھر اِحساس نہیں ہوتا۔ جس کا ضمیر زندہ ہو گا اگر کبھی اس سے بھول کر ماں باپ کی نافرمانی ہو بھی گئی تو اسے بے چینی کی کیفیت پیدا ہو گی کہ یہ میں نے کیا کر دیا ہے؟ وہ توبہ کرے گا اور ماں باپ کو راضی کرنے کے لیے مُعافی مانگے گا۔

ضمیر کو جگانے کا طریقہ

ضمیر کو بیدار کرنے کے لیے زندہ دِل، باضمیر عاشقانِ رَسُول کی صحبت اِختیار کرنی چاہیے۔ نیک لوگوں کی صحبت سے جب ضمیر کو کھاد پانی ملے گا تو یہ زندہ ہو جائے گا۔ اگر اپنے جیسے بے حیا، بے غیرت، بے ضمیر، گناہوں پر دَلیر، بے نمازی، جھوٹ غیبت کی کثرت کرنے والے اور لوگوں پر ظُلم کرنے والوں کی صحبت اپنائی تو ضمیر زندہ ہونے کے بجائے مَر جائے گا اور اگر پہلے سے مُردہ تھا تو اب مزید سڑ جائے گا یوں سمجھیں کہ مزید گہری کھائی میں جا گرے گا لہٰذا صحبت ہمیشہ اچھی ہونی چاہیے کہ اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یعنی صحبت اثر رکھتی ہے۔

صُحْبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد　　صُحْبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد

"یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔" اللہ پاک عاشقانِ رَسُول کی صحبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُکان پر یا رات میں ناخن کاٹنا کیسا؟

سُوال: کیا یہ دُرُست ہے کہ دُکان یا کاروباری جگہ پر ناخن کاٹنے سے نحوست ہوتی ہے؟ نیز کیا رات میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: ناخُن کاٹنا نحوست کا کام نہیں بلکہ اَدائے سُنَّت اور حکمِ شریعت پر عمل کی نیت سے کاٹیں گے تو ثواب بھی ملے گا۔ اگر ناخُن کاٹنے کے سبب دُکان میں نحوست آتی ہوتی تو پھر گھر میں بھی نہ کاٹے جائیں کہ وہاں بھی نحوست ہو گی۔ بہر حال ناخُن کاٹنا نحوست کا سبب نہیں بلکہ 40 دن کے اندر ناخُن کاٹنا سُنَّت ہے۔ اگر 40 دن سے زیادہ ہو گئے اور اب تک ناخُن نہیں کاٹے تو بندہ گناہ گار ہو گا۔ نیز رات میں بھی ناخن کاٹنا جائز ہے۔ عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ رات میں ناخُن کاٹنا منع ہے۔

زیادہ ہنسنے سے دِل مُردہ ہوتا ہے

سُوال: زیادہ ہنسنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: زیادہ ہنسنے سے دِل مُردہ ہوتا ہے۔[1] بعض لوگ ہنسنے میں زور زور سے آوازیں نکالتے ہیں تو یہ ہنسی نہیں بلکہ قہقہہ اور ٹھٹھہ مار کر ہنسنا کہلاتا ہے۔ صرف ہنسنا (کہ آواز اپنے تک رہے اسے) ضحک بولتے ہیں اور اس کی کثرت سے بھی دِل مُردہ ہو جاتا ہے۔ صِرف مسکرانا تَبَسُّم کہلاتا ہے اگر کوئی زیادہ مسکراتا ہے تو اس سے دِل مُردہ نہیں ہوتا۔

مُلازمت کے تبادلے کا وَظیفہ

سُوال: میری مُلازمت گھر سے دور ہے، ایسا کوئی وَظیفہ بتا دیجیے کہ گھر سے قریب تبادلہ ہو جائے؟

(Youtube کے ذَریعے سُوال)

جواب: ظہر کی نماز کے بعد 11 یا 21 یا 41 بار سُوْرَۃُ اللَّھَب ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ پڑھیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ حَسبِ خواہش تبادلہ ہو جائے گا۔ یہ وَظیفہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے "چڑیا اور اندھا سانپ" میں موجود ہے۔[2]

مَرد کے لیے گولڈن رنگ کی عینک، گھڑی یا گاڑی کا اِستعمال

سُوال: کیا مَرد گولڈن رنگ کی عینک، گھڑی یا گاڑی اِستعمال کر سکتا ہے؟ (Youtube کے ذَریعے سُوال)

جواب: گولڈن رنگ کی عینک، گھڑی یا گاڑی اِستعمال کرنا زینت ہے لیکن یہ وہ زینت ہے جو جائز ہوتی ہے۔ عُلَمائے کِرام بھی گولڈن کلر کی بعض چیزیں پہنتے ہیں البتہ Gold یعنی سونے کی چین وغیرہ مَرد کو پہننا جائز نہیں۔[3]

بچوں کو مارنے سے ساس بہو میں جھگڑا

سُوال: عورتیں اپنے بچوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر مارتی ہیں جس کی وجہ سے ساس اور بہو کا جھگڑا ہو جاتا ہے، اِس کا حل اِرشاد فرما دیجیے۔

---

1 ...... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۵، حدیث: ۴۱۹۳

2 ...... یہ رِسالہ امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا تحریر کردہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... درمختار، کتاب الحضر والاباحة، باب الوتر والنوافل، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۲ ماخوذاً دار المعرفة بیروت

جواب: بچوں کو مارنے سے مَسائل ہوتے ہیں اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ مارنے میں شریعت کی حَدیں ٹوٹ جاتی ہیں اور مارنے والا ظُلْم کی حَد میں داخِل ہو کر ظالِم اور گناہ گار قرار پاتا ہے۔ اگر ماں بھی اولاد پر ظُلْم کرے گی تو وہ آخرت میں پھنسے گی۔ یوں ہی باپ کو بھی اِجازت نہیں کہ وہ جس طرح چاہے بچوں کو مار مار کر توڑ پھوڑ ڈالے۔ پھر بات بات پر مارنا یا جھاڑنا دُنیوی اِعتبار سے بھی نقصان دہ ہے کہ اِس کی وجہ سے بچہ ڈھیٹ ہو جائے گا اور اس کے دِل میں آپ کی نفرت بیٹھ جائے گی پھر یہ بڑا ہو کر آپ سے اِنتقام لے سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں حق و اِنصاف نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بچے کو مارنے پر شدید چوٹ یا قانونی مَسائل ہو سکتے ہیں

سُوال: بعض اوقات مارنے والے کو اِس بات کا اِحساس نہیں ہوتا کہ میرا ہاتھ کتنا وزن دار ہے جس کے لگنے سے بچے کو کتنی تکلیف پہنچ سکتی ہے، کئی مَرتبہ ایسا بھی دیکھنے سننے کو ملتا ہے کہ جوش میں آکر ایسا ہاتھ مار دیا کہ بچے کا سانس رُک گیا۔ اس حوالے سے کچھ بیان فرما دیجیے۔ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میرا مشورہ یہی ہے کہ بچے کو مارنے کے بجائے ڈرا کر کام چلانا چاہیے۔ اب تو Human Right (اِنسانی حقوق) کے قوانین کے تحت بچوں کو مارنے پر قانونی کاروائیاں بھی ہو رہی ہیں۔ ایسا مارنا جس کو وحشیانہ مار کہتے ہیں اپنی ڈکشنری سے نکال دینے میں ہی عافیت ہے۔ اُستاد بھی ڈانٹ ڈپٹ سے ہی گزارا کرے۔ بعض اوقات مارنے سے مَسائل کھڑے ہو جاتے ہیں مثلاً خاندان والے آکر اِنتقام لیتے ہیں، مارا ماری ہوتی ہے اور پولیس کیس بھی بن جاتے ہیں لہٰذا اُستاد ڈرانے دَھمکانے کی حَد تک سختی کرے اور تَربیت کے لیے مار کے بجائے پیار سے کام لے۔ یاد رہے کہ سُدھار کے لیے پیار زیادہ دینا ہوتا ہے۔ (نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) سامنے چاہے اَولاد ہو یا شاگرد یا کوئی کمزور آدمی جب غصہ آتا ہے تو بندہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور جب غصّہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو وہ بہت بڑا نقصان کر چُکا ہوتا ہے۔ بعض لوگ غصے میں بیوی کو اتنا مارتے ہیں اتنا مارتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ بعض اوقات عورتوں کے ساتھ ایسا ظُلْم کرتے ہیں جسے سُن کر بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لوگوں میں بَرداشت کا مادہ ختم ہوتا جارہا ہے۔

کیا دِل ہی دِل میں اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا دِل ہی دِل میں اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب: دِل ہی دِل میں اِیصالِ ثواب کرنے میں حَرَج نہیں ہے مثلاً اگر کوئی دُرُود شریف پڑھ رہا ہے اور دِل میں نیت ہے کہ اس کا ثواب حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یا حضرتِ سَیِّدُنا مولا مشکل کُشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو پہنچے یا میرے مَرحوم داداجان کو پہنچے تو اللہ کی رَحمت سے ثواب پہنچے گا۔

شیطان کو موت کب آئے گی؟

سُوال: شیطان کو پہلے ہی موت آجائے گی یا وہ قیامت تک زندہ رہے گا اور ہمیں بہکاتا رہے گا؟

جواب: شیطان قیامت تک زندہ رہے گا اور پھر قیامت قائم ہونے سے کچھ پہلے اسے موت آئے گی۔[1]

شَبِ بَراءَت پر بہن بیٹیوں کو حَلوا یا رَقم وغیرہ بھیجنا کیسا؟

سُوال: ہماری بَرادری میں یہ رَواج ہے کہ شَبِ بَراءَت کے موقع پر بہن بیٹیوں کو حَلوا یا کچھ رَقم بھیجی جاتی ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر یہ نہ دیا جائے تو بہن بیٹی کو طعنے ملتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: شَبِ بَراءَت کے موقع پر آپس میں ایک دوسرے کو کوئی تحفہ یا حَلوا اور مٹھائی وغیرہ بھیجنا اچھی بات ہے، ثواب کا کام ہے اور اس سے باہم محبت بڑھتی ہے لیکن اگر اس لیے یہ چیزیں دیتے ہیں کہ نہ دینے پر طعنے ملیں گے تو پھر یہ

---

1 ...... پارہ 14 سورۃُ الحجر کی آیت نمبر 36 تا 38 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ(۳۶) قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَۙ(۳۷) اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ(۳۸) ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "(شیطان) بولا اے میرے رب! تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں۔ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم وقت کے دِن تک مہلت ہے۔" صَدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شیطان نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دِن تک زندہ رہنے کی مہلت مانگ لی اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مَرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہیں مَرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی، لیکن اس کی دُعا کو اللہ تعالیٰ نے اِس طرح قبول کیا کہ اس کو وقتِ معلوم تک مہلت دے دی اور وہ نفخۂ اُولیٰ ہے تو شیطان کے مُردہ رہنے کی مدّت نفخۂ اُولیٰ ہے، نفخۂ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اِکرام کے لئے نہیں بلکہ اس کی بلاوشقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لئے ہے۔

(خزائن العرفان، پ ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۳۶ تا ۳۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

رِشوت ہے۔ اگر نہ بھیجنے پر بُرا بھلا نہ کہا جائے اور یہ ذہن ہو کہ جو دے اس کا بھی بھلا اور جو نہ دے اس کا بھی بھلا تو پھر شرعاً اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بار بار غلطی کرنے والے کو بھی مُعاف کر دینے میں ہی عافیت ہے

سُوال: اگر کوئی 100 بار سمجھانے کے باوجود پھر بھی غَلطیاں کرے تو کیا پھر بھی اسے مُعاف کر دیا جائے؟

(Facebook کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر بندہ بار بار خطا کرتا ہے پھر بھی اُسے ہر بار مُعاف کر دیں تو ثواب ملے گا۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ چھیڑتے رہتے ہیں اور مُعافی بھی مانگتے رہتے ہیں تو مُعافی مانگنا ایک اچھی چیز ہے۔ اگر مُعافی مانگنے پر آپ ایسوں کو جھاڑ دیں گے تو پھر ہو سکتا ہے کہ آپ پر مُعافی مانگنے کے تقاضے وارد ہو جائیں۔ ایسے لوگ ستانے سے باز نہیں آتے اب اگر آپ مُعاف نہیں کریں گے تو وہ مزید ہلاکت میں جا پڑیں گے۔ مُعاف کر دینے میں عافیت اور دونوں جہاں کی بھلائی ہے اور یہ ثواب کا کام بھی ہے لہٰذا جتنا ہو سکے دَرگزر سے کام لیں اور نفس و شیطان کے حیلے بہانوں میں نہ آئیں۔ بعض اوقات شیطان یہ وَسوسہ ڈالتا ہے کہ مُعاف کر دوں گا تو یہ مزید سر پر چڑھ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ تو ان وَساوس میں نہیں آنا چاہیے۔

بار بار توبہ کرنا اور پھر گناہ کرنا؟

سُوال: اگر کوئی بار بار توبہ کرے اور پھر گناہ کر بیٹھے تو کیا مُعافی ملے گی؟[1]

جواب: اللہ پاک کی رَحمت بہت بڑی ہے، بندہ اگر گناہ کرے اور توبہ کرے، پھر گناہ کرے اور پھر سے توبہ کرے تو یوں چاہے وہ 100 مَرتبہ کرے اللہ پاک پھر بھی مُعاف کر دیتا ہے البتہ اگر کوئی توبہ کے اِرادے سے گناہ کرے تو یہ ایک الگ چیز ہے اور اس کے اَحکام جُدا ہیں۔ اگر گناہ ہو گیا تو پھر اس گناہ سے توبہ کا جو بھی شرعی طریقہ ہے اس کے مُطابق توبہ کرے اور نیت یہ ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا۔ توبہ کرنے کے بعد اب پھر وہ گناہ کر بیٹھے تو اب پھر اسی

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

طرح توبہ کرے البتہ توبہ کرتے وقت دِل میں یہ وہم وگمان بھی نہ ہو کہ میں پھر سے یہ گناہ کروں گا۔ [1]

Strawberry کھانا کیسا اور کیا یہ جہنمی پھل ہے؟

سُوال: کیا Strawberry (سٹرابیری) کھانا جائز ہے؟ نیز آج کل سوشل میڈیا پر یہ بات مشہور ہو رہی ہے کہ Strawberry (سٹرابیری) جہنمی پھل ہے تو کیا یہ واقعی جہنمی پھل ہے؟

جواب: Strawberry (سٹرابیری) حلال پھل ہے اور دُنیا کا کوئی پھل ایسا نہیں جو جہنمی پھل ہو۔ جہنم کے پھل سے اللہ پاک ہم سب کو بچائے۔ جہنم میں دیو کے سر جیسے پتے ہوں گے "اور کانٹے دار تھوہڑ غذا ہوگی، جب اسے کافر جہنمی کھائیں گے تو گلے میں اٹک جائے گی۔"[2] یہ اسے اُتارنے کے لیے پانی مانگیں گے تو "انہیں کھولتا ہوا پانی مائے حَمِیم دیا جائے گا اور وہ اس پر پیاسے اونٹوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے۔"[3] جب وہ پانی ان کے مُنہ کے قریب آئے گا تو اس قدر گرم ہوگا کہ مُنہ کی کھال اُتر جائے گی اور جب وہ اُسے پئیں گے تو اُن کی کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پیچھے کے راستے سے

---

1 ...... مشہور مُفسّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اسی طرح کی ایک حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: بندہ گناہ کر لینے کے بعد زبان سے بھی کہتا ہے کہ مولا میں نے گناہ کر لیا مجھے معاف کر دے اور عمل سے بھی کہ گزشتہ پر نادم ہوتا ہے اور آئندہ کے لیے بچنے کا عہد کرتا ہے اور بقدرِ طاقت گزشتہ گناہ کا کفارہ بھی ادا کر دیتا ہے تو اللہ پاک اظہارِ کرم کے لیے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ چونکہ بندے نے اپنے کو گنہگار اور مجھے غفار سمجھا میرے دَروازے پر مُعافی مانگتا ہوا آیا میں نے اسے مُعاف کر دیا۔ گناہ پر اِصرار اور ہے اور بار بار گناہ ہو جانا اور توبہ کرتے رہنا کچھ اور۔ (بار بار گناہ کر کے توبہ کرنے والے سے اللہ پاک فرماتا ہے:) تو گناہ کرنے کا عادی اور میں بخشنے کا عادی، جب تو گناہ سے باز نہیں آتا تو میں اپنے بخشنے کی عادت کیوں چھوڑ دوں؟ تو کرتا جا میں بخشتا جاؤں، یہ فرمان گناہوں کی اِجازت دینے کے لیے نہیں بلکہ وُسعتِ مَغْفِرَت کے اِظہار کے لیے ہے یعنی اِس طرح بندہ اگر لاکھوں بار گناہ کرے گا میں بخش دوں گا کہ ہر توبہ کے وقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا ہی عہد ہو مگر پھر کر بیٹھے لہٰذا حدیث بالکل ظاہر ہے۔ توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گناہ میں حرج ہی کیا ہے کل توبہ کر لیں گے یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے اور خدائے تعالیٰ پر امن، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ۳/۳۶۰ ماخوذاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

2 ...... ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ما جاء فی صفۃ طعام اھل النار، ۴/۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۵ دار الفکر بیروت - بہارِ شریعت، ۱/۱۶۷-۱۶۸، حصہ: ۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۷، الواقعۃ، تحت الآیۃ: ۵۵، ۹/۳۳۰ دار احیاء التراث العربی بیروت - بہارِ شریعت، ۱/۱۶۷ تا ۱۶۸، حصہ: ۱

بہہ جائے گی۔[1] اللہ کریم ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

انار میں ایک دانہ جنتی ہوتا ہے

انار کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ جنتی ہوتا ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حمید بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا انار کا ایک ایک دانہ تناول فرماتے یعنی کھالیتے تھے، کسی نے اِس کی وجہ دَریافت کی تو فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا دَرخت ایسا نہیں ہے کہ جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لیے اس میں جنتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ہو سکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔[2] یعنی انار کے پورے دَرخت کو پھل دار بنانے کے لیے اس میں ایک دانہ جنتی انار کا ڈالا جاتا ہے اس لیے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا انار کا ایک ایک دانہ کھا لیتے تھے کہ شاید وہی جنتی دانہ اس انار میں ہو اور مجھے نصیب ہو جائے۔ بہرحال Strawberry (سٹرابیری) حلال اور قیمتی پھل ہے اسے جہنمی پھل نہ کہا جائے۔

گزشتہ عبادات میں غَلَطیوں کا پتا چلے تو اب کیا حکم ہے؟

سُوال: جب ہمیں عبادت کے حوالے سے پتا چلتا ہے کہ ہماری عبادت غَلَط تھی مثلاً نماز کے بارے میں پتا چلا کہ ہم نے جو نمازیں پڑھی تھیں ان میں غَلَطیاں تھیں، اِسی طرح جو روزے رکھے تھے ان میں بھی غَلَطیاں کی تھیں اور یونہی زکوٰۃ دینے میں بھی غَلَطی کی تھی تو اب ان عبادات کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِس صورت میں جیسی غَلَطی ہوگی ویسا حکم ہوگا مثلاً آپ نے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں جتنے روزے رکھے سب میں یہ غَلَطی ہوئی کہ صبحِ صادق ہو چکنے کے بعد آپ نے پانی پی کر روزہ بند کیا تھا تو ظاہر ہے اِس صورت میں روزہ بند ہی نہیں ہوا تھا بلکہ آپ نے صبحِ صادق ہونے کے بعد پانی پی کر روزہ کھول دیا تھا لہٰذا آپ کا ایک روزہ بھی نہیں ہوا جبکہ آپ کو یقینی

---

1. ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ما جاء فی صفۃ طعام اھل النار، ۴/۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۵- بہارِ شریعت، ۱/۱۶۷تا۱۶۸، حصہ ۱:
2. حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن عباس، ۱/۳۹۸، حدیث: ۱۱۳۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت- اللہ والوں کی باتیں، ۱/۵۶۶ تا ۵۶۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

طور پر معلوم ہو جائے کہ واقعی ایسا ہوا تھا تو ان روزوں کی قضا کرنی ہو گی۔ آج کل ایسا ماحول ہے کہ لوگوں کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ روزہ کب بند ہو گا؟ اور وہ فجر کی اذان ہونے پر روزہ بند کرتے ہیں حالانکہ فجر کی اذان کا روزے سے کوئی تعلق نہیں ہے، وہ تو سارا سال ہی ہوتی ہے۔ جب صبحِ صادق ہونے پر روزے کا وقت ختم ہوتا ہے تو اذان کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت میں اذان دی جاتی ہے، بالفرض اگر کسی نے صبحِ صادق سے پہلے اذان دے دی کہ روزے کا وقت باقی تھا تو اذان نہیں ہو گی اور صبحِ صادق ہونے پر دوبارہ اذان دینی ہو گی تو اس لیے گھڑی دُرُست ہونی چاہیے اور روزہ بند ہونے کا وقت بھی معلوم ہو تاکہ وقت کے اندر کھانا کھالیا جائے اور پانی پی لیا جائے۔

یاد رکھیے! آخری وقت میں پانی پینا روزے کے لیے شرط نہیں بلکہ یہ ایک Trend (رُجحان) ہے جو لوگوں میں جدّی پشتی چلا آرہا ہے کہ روزے کے آخری وقت میں ماں بولے گی: بیٹی! پانی پی لے، بیٹا! پانی پی کر روزہ بند کر لے کیونکہ پھر تجھے سارا دِن پانی نہیں ملے گا تو اب چاہے پیاس ہو یا نہ ہو بیٹی بیٹے نے کھڑے کھڑے غٹاغٹ پانی حلق میں اُنڈیل دینا ہے حالانکہ کھڑے کھڑے پانی پینا نقصان دہ ہے یُوں ہی بڑے بڑے گھونٹ بھرنے سے جِگر خراب ہوتا ہے۔

روزہ رکھو اور رکھواؤ تحریک

سُوال: مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو روزہ رکھنے کی سعادت سے محروم ہوتی جارہی ہے، انہیں کس طرح روزہ رکھنے کے لیے تیار کیا جائے؟[1]

جواب: ماہِ رَمضان سے قبل روزہ رکھنے اور رکھوانے کی تحریک چلایئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب ”فیضانِ رَمضان“ سے جگہ جگہ دَرس دیجئے اور پھر لوگوں کو ترغیب دِلایئے کہ ماہِ رَمضان کا ایک روزہ بھی نہیں چھوڑنا۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے روزے رکھنے سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ چونکہ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت دینے والی عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک ہے لہٰذا روزے رکھنے اور رکھوانے کی ترغیب کے لیے ہزاروں مَدَنی قافلے سفر کروائے جائیں۔ جب یہ مَدَنی قافلے قریہ قریہ گاؤں گاؤں روزے رکھنے کی

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

تَرغیب لے کر پہنچیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ روزہ داروں کی تعداد میں اِضافہ ہو گا اور روزہ نہ رکھنے والوں کی تعداد میں کمی ہو گی۔ جیسے ہی رَمَضان کا چاند نظر آئے گا تو شیطان قید کر لیا جائے گا لیکن اس کے قید میں جانے سے پہلے روزے رکھوانے کی تحریک اس زور وشور سے چلا دیں کہ وہ اندر جا کر بھی سڑتا رہے کہ ”ہائے! اتنے سارے روزہ دار بڑھ گئے۔ اب یہ سارے میرے ہاتھ سے نکل جائیں گے اور میرے ساتھ جہنم میں نہیں جائیں گے۔“ اللہ پاک نے چاہا تو ہم شیطان کے پیچھے دوزخ میں نہیں بلکہ اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنَّت میں جائیں گے۔ اگر روزے رکھواؤ تحریک کو تقویت دینے کے لیے مجلس مَدَنی قافلہ بھی مُتَحَرِّک ہو جائے اور ملک و بیرون ملک مَدَنی قافلے سفر کروائے تو اِنْ شَآءَ اللہ ماہِ رَمَضان کے قدر دانوں میں اِضافہ ہو جائے گا۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا ایک پمفلٹ بنام ”رَمَضان میں گناہ کرنے کا عذاب“ بھی زیادہ تعداد میں حاصِل کر کے گھر گھر، دُکان دُکان تقسیم کیجئے۔ ماہِ رَمَضان اِس حال میں آئے کہ ہم سے راضی ہو اور جب رُخصت ہو تو ہم سے راضی ہو کر جائے۔ بروزِ قیامت ہماری شفاعت کرے اور ہم بے حساب بخشے جائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا قدر دان بنا دے۔ اللہ کرے کہ ہم سے اِحترامِ رَمَضان پامال نہ ہو۔ ہم ماہِ رَمَضان کی ایسی قدر کریں ایسی قدر کریں کہ خُدائے رَحمٰن ہم سے راضی ہو اور شیطان ناراض ہو۔ شیطان لاکھ بار بلکہ ہمیشہ کے لیے ہم سے ناراض رہے، بس اللہ پاک ہم سے راضی رہے۔

کیا پچھلی اُمَّتوں میں اِعتکاف تھا؟

سُوال: کیا پچھلی اُمَّتوں میں بھی اِعتکاف ہوتا تھا یا یہ اُمَّتِ محمدیہ کے لیے خاص ہے؟ (ضلع پاکپتن پنجاب پاکستان سے سُوال)

جواب: اِعتکاف بہت ہی پُرانی عبادت ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب ”فیضانِ رَمَضان“ کے باب فیضانِ اِعتکاف کے صفحہ 228 پر ہے: پچھلی اُمَّتوں میں بھی اِعتکاف کی عبادت موجود تھی چنانچہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 125 میں ہے: ﴿وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رُکوع و سجود والوں کیلئے۔

اے عاشقانِ رَمضان! طواف و نماز و اِعتکاف کے لیے کَعْبَۂ مُشَرَّفَہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود رَبّ کعبہ کی طرف سے فرمان جاری کیا گیا۔ مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے وہاں گندگی اور بدبو دار چیز نہ لائی جائے، یہ سُنَّتِ اَنبیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اِعتکاف عبادت ہے اور پچھلی اُمَّتوں کی نمازوں میں رُکوع اور سجود دونوں تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کا متولی ہونا چاہیے اور متولی صالح یعنی پرہیزگار اِنسان ہو۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف و نماز و اِعتکاف بڑی پُرانی عبادتیں ہیں جو زمانۂ اِبراہیمی میں بھی تھیں۔[1]

صَدقۂ فطر کس ملک کے اِعتبار سے دینا ہو گا؟

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں عمرے پر جا رہا ہوں۔ میری عید وہیں ہو جائے گی معلوم یہ کرنا ہے کہ مجھے فطرہ اپنے ملک میں آ کر دینا ہو گا یا وہیں دے دوں؟ (باب المدینہ کراچی سے سُوال)

جواب: صَدقۂ فطر عید کے دِن دینا ہی شرط نہیں ہے، عید سے قبل اگر کوئی رَمضان میں بھی صَدقۂ فطر دے دیتا ہے تو بھی صحیح ہے۔ البتہ صَدقۂ فطر کی اَدائیگی میں افضل یہ ہے کہ عید کی نماز کے لیے جاتے ہوئے ادا کیا جائے۔ اگر عید کا دِن گزر گیا اور ابھی صَدقۂ فطر ادا نہیں کیا جب بھی اس کا دینا واجب رہے گا۔[2] اس کی اَدائیگی کا وقت زندگی بھر ہے لٰہذا جب بھی صَدقۂ فطر ادا کریں گے ادا ہی ہو گا، قضا نہیں ہے۔[3] (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب تشریف فرما مفتی صاحب نے فرمایا:) بندہ جہاں ہوتا ہے صدقۂ فطر دینے میں وہاں کی قیمت کا اِعتبار ہوتا ہے[4] لٰہذا جب صَدقۂ فطر واجب ہو چکا ہے تو اب اس ملک کی رَقم کے اِعتبار سے صَدقۂ فطر دے اور اگر پاکستان میں دینا چاہے تو اب بیرونِ ملک کی کرنسی کے اِعتبار سے جتنی رقم بنتی ہے گھر والوں کو کہہ دے کہ اتنی رقم اس کی طرف سے ادا کر دیں۔ یوں ہی اگر کوئی پاکستان

---

1. تفسیر نور العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵ پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیا لاہور
2. ہدایۃ، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ۱/ ۱۱۵ دار احیاء التراث العربی بیروت
3. بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، فصل: واما وقت ادائها، ۲/ ۲۰۷ دار احیاء التراث العربی بیروت
4. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/ ۱۹۰ دار الفکر بیروت

والا حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً میں فطرہ ادا کرنا چاہے تو وہ پاکستانی رَقم کے اِعتبار سے دے گا۔اور اگر وہاں کی کرنسی کے ذَریعے زیادہ دے دیا تو سب واجب میں شمار ہو گا اور جتنا شہد ڈالیں اتنا میٹھا کے مِصداق زیادہ ثواب ملے گا۔

آخری اذان یا چیونٹیاں نظر آنے پر سحری بند کرنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ چیونٹیاں نظر آنے تک اور بعض آخری اذان ہونے تک کھاتے پیتے رہتے ہیں، کیا اِس طرح روزہ ہو جاتا ہے؟[1]

جواب: سُنا ہے کہ مُعاشرے میں اِس طرح کے عجیب و غریب لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جب تک چیونٹیاں نظر نہیں آجاتیں تب تک روزہ رکھنے کا وقت ہے لہٰذا اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔یونہی بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ابھی فُلاں مسجد کی اذان ہونا باقی ہے کھاتے پیتے رہو حالانکہ اِس طرح کرنے سے روزہ ضائع ہو جاتا ہے۔ نیز اذان کو سحری ختم ہونے کا مِعیار بنانا بھی دُرُست نہیں اِس لیے کہ دُنیا میں ایسے مقامات بھی ہیں جہاں مَساجد ہی نہیں تو وہاں روزہ کب بند کریں گے؟ تو پتا چلا روزے کا تعلق اذان سے نہیں ہے۔(اِس موقع پر رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) مجھے ایک 12 ماہ کے مَدَنی قافلے کے مُسافر عاشقِ رَسُول نے بتایا تھا کہ دَورانِ سفر ایک علاقے میں جب ہمارا مَدَنی قافلہ پہنچا تو وہاں مجھ سے کہا گیا کہ مسجد کے امام صاحب موجود نہیں ہیں اِس لیے آپ نمازیں بھی پڑھاتے رہیں۔ وہ رَمَضان کا مہینا تھا لہٰذا حسبِ معمول جب میں سحری کا وقت ختم ہونے کا اِعلان کرنے ہی والا تھا کہ ایک نوجوان بھاگا بھاگا آیا اور کہنے لگا: مولانا صاحب! ابھی اِعلان نہ کریں کیونکہ آج ہمارے گھر والے دیر سے اُٹھے ہیں۔ ہم ذرا سحری کر لیں پھر اس کے بعد آپ اِعلان کر دیجیے گا۔

روزہ نہ رکھنے والے کو افطاری کا ثواب نہیں ملے گا

سُوال: اگر کسی نے رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا روزہ بغیر کسی وجہ کے چھوڑ دیا تو کیا اس کے لیے افطاری کرنا ثواب کا کام ہے؟

جواب: جو روزہ رکھے اس کے لیے سحری اور افطاری ہوتی ہے اور جو روزہ نہیں رکھتا اگر وہ سحری کے وقت سب کے

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

ساتھ کھالیتا ہے تو اس کی سحری کی سنّت ادا نہیں ہو گی اور نہ اُسے اس کا ثواب ملے گا۔اِسی طرح اگر کسی نے مَعَاذَ اللّٰہ جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا تو وہ سخت گناہ گار ہے، اب اگر وہ گھر میں اِفطار کرنے والوں کے ساتھ اپنے حصے کا کھانا کھالیتا ہے تو یہ نہ گناہ کا کام ہے اور نہ ثواب کا البتہ روزہ نہ رکھنے کا گناہ اس کے سر پر موجود ہے لہٰذا وہ توبہ بھی کرے اور اس روزے کی قضا بھی کرے۔[1]

اسلامی بہنیں نمازِ تراویح کی جگہ قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتیں

سُوال: کیا اسلامی بہنیں نمازِ تَراویح کی جگہ اپنی قضا نمازیں پڑھ سکتی ہیں یا انہیں تَراویح ہی پڑھنی ہو گی؟

جواب: اسلامی بہنیں نمازِ تراویح کی جگہ قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتیں انہیں تَراویح ہی پڑھنی ہو گی کہ "یہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔"[2]

کیا ختمِ قرآن کے بعد بھی تَراویح پڑھنا ہو گی؟

سُوال: ہمارے یہاں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد پر کہیں تین روزہ، کہیں 10 روزہ اور کہیں 15 روزہ نمازِ تَراویح میں ختمِ قرآن کا سلسلہ ہوتا ہے۔ لوگوں کی بڑی تعداد ان مقامات پر نمازِ تَراویح ادا کرتی ہے اور پھر ختمِ قرآن کے بعد تَراویح پڑھنا چھوڑ دیتی ہے، کیا ان کا ایسا کرنا دُرُست ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جب رَمَضَان شریف کا چاند نظر آئے تو یہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی پہلی رات ہے اس رات سے لے کر آخری رات تک روزانہ تَراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔اب اگر کسی کو یہ غَلَط فہمی ہے کہ تین یا چھ روزہ تَراویح میں قرآنِ پاک ختم کر لینے سے بقیہ دِنوں کی تَراویح مُعاف ہو جائے گی تو ایسا نہیں ہے، رَمَضان شریف کی 29 راتیں ہوں یا 30 سب میں تَراویح پڑھنی ہو گی۔

مَساجد قریب ہوتے ہوئے بنگلوں اور پارکوں وغیرہ میں نمازِ عشا پڑھنا کیسا؟

سُوال: آج کل رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں بنگلوں اور پارکوں وغیرہ میں تَراویح کا اِہتمام کیا جاتا ہے جہاں لوگ تَراویح کے

---

1 ...... البتہ ایسا شخص عوامی افطاری والی جگہوں پر افطاری نہیں کر سکتا کیونکہ وہ روزے داروں کے لیے ہوتی ہیں۔

2 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ۲/۵۹۶-۵۹۷

ساتھ ساتھ نمازِ عشا بھی باجماعت ادا کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ وہاں قریب میں اہلسنّت کی مَساجد ہوتی ہیں اور اُن پر مسجد کی جماعت واجب ہوتی ہے تو اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔ (مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اس بات پر دَلائل دیئے ہیں کہ مسجدِ محلہ کی جماعت واجب ہے۔[1] لہٰذا اگر کسی نے اپنے بنگلے، کوٹھی یا پارک میں تراویح قائم کرنی ہے اور وہاں قریب میں اہلسنّت کی کوئی مسجد بھی ہے اور کوئی ایسا مسئلہ بھی نہیں ہے کہ جس کے باعث جماعت سے نماز نہ پڑھی جا سکے تو اب وہاں جماعت سے عشا کے فرض پڑھ لیے جائیں اور اس کے بعد بنگلے، کوٹھی اور پارک میں جا کر تراویح پڑھی جائے۔ یاد رکھیے! مسجدِ محلہ کی جماعت واجب ہے لہٰذا اگر کوئی مسجدِ محلہ کی جماعت واجب ہونے کے باوجود ترک کرے گا تو اس کا واجب چُھوٹے گا اور وہ گنہگار ہو گا۔

پانچ روزہ، چھ روزہ اور 10 روزہ تراویح میں ختمِ قرآن کرنا کیسا؟

سُوال: پانچ روزہ، چھ روزہ اور 10 روزہ تراویح میں ختمِ قرآن کا سلسلہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: تین دِن یا چھ دِن کی تراویح میں جو ختمِ قرآن کیا جاتا ہے اِس حوالے سے ہم ہر سال سمجھاتے ہیں لیکن پھر بھی لوگوں کا رَسمِ تراویح ادا کرنے کا رُجحان بنا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر جگہ تراویح غَلَط ہوتی ہے "مگر عام طور پر تین روزہ اور چھ روزہ تَراویح میں حُفّاظ اتنی تیز رفتاری سے قرآنِ پاک پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے عِلاوہ کچھ سمجھ نہیں آتا۔ اب اگر کوئی حافظ تیز رفتاری میں ایک حَرف بھی چبا گیا تو ختمِ قرآن کی سنَّت اَدا نہیں ہو گی۔ اگر حَرف چَبنے سے معنیٰ فاسِد ہوئے تو وہ دو رَکعت تَراویح بھی ادا نہ ہو گی۔"[2] اور اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہو جائے گا لیکن حُفّاظ اتنی تیزی سے پڑھ رہے ہوتے ہیں کہ کئی حُروف غائِب ہو جاتے ہیں۔ جن حُفّاظ نے تیز تیز پڑھ کر حفظ کیا ہوتا ہے وہ اب تراویح میں آہستہ پڑھنا چاہیں تو نہیں پڑھ سکتے اور بھول جاتے ہیں اِس لیے جو بھی تَراویح پڑھاتے ہیں انہیں پہلے یہ غور کر لینا چاہیے کہ انہوں نے

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۱۹۴ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۴۸۰ ماخوذاً

حفظ کس انداز سے کیا ہے؟ اگر کسی ایسے مدرسے میں حفظ کیا جہاں تیز تیز پڑھاتے ہیں اور ان کا خود اپنا ضمیر زندہ ہے اور یہ تسلیم کرتا ہے کہ واقعی قرآنِ پاک پڑھتے ہوئے حُروف چَب جاتے ہیں تو وہ تَراوِیح نہ پڑھائیں۔ تَراوِیح میں کوئی جلد بازی نہیں ہوتی کہ تیز پڑھا جائے، نہ ہی آہستہ پڑھنے سے حُفَّاظ کی کوئی گاڑی چھوٹ رہی ہوتی ہے اور نہ اُن کے نَذرانے میں کوئی کمی واقع ہو رہی ہوتی ہے اِس کے باوجود حفاظ تیز رفتاری سے قرآنِ پاک پڑھتے ہیں۔ غَلَطی پر جب سامِع ان کو ٹوکتا ہو گا تو یہ اس سے بھی لڑ پڑتے ہوں گے کیونکہ ٹوکنے سے رفتار مُتاثِر ہوتی ہے۔ آج کل تیز پڑھنے والے حفاظ کی واہ واہ ہوتی ہے کہ کیا حافظ صاحب ہیں! کیا ہی تیز قرآن پڑھتے ہیں! اب اگر کوئی بے چارہ دُرُست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھے تو اس کے پیچھے لوگ تَراوِیح پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ حافظ صاحب وقت بہت زیادہ لیتے ہیں۔

قرآنِ پاک تیز پڑھ کر حُروف چبانے کا حکمِ شرعی

سُوال: قرآنِ پاک کو اتنی تیز رفتاری سے پڑھنا کہ حُروف چَب جائیں، کیا حکم رکھتا ہے؟[1]

جواب: قرآنِ کریم بالکل اِس طرح پڑھنا چاہیے جیسا مُنَزَّل مِنَ الله یعنی الله پاک کی طرف سے نازل کیا گیا" ہے مگر آج کل مارا ماری اور بھاگم بھاگ کے انداز پر قرآنِ پاک پڑھا جاتا ہے اور یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سِوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا اِس لیے اسے مُنَزَّل مِنَ الله کی طرح پڑھنا نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ قرآن پڑھنا ہی نہیں کہلائے گا کہ بالکل ہی تبدیل ہو جاتا ہے اور ایسا پڑھنے والوں پر قرآنِ کریم لعنت کرتا ہے۔ ممکن ہے بعضوں کو میری باتیں چُبھتی ہوں اور چُبھنی بھی چاہئیں تاکہ توبہ کی توفیق نصیب ہو۔ تیز رفتاری سے قرآنِ پاک پڑھنے والے کیوں عوام کو بے وقوف بناتے ہیں کہ ہم قرآنِ پاک سنا رہے ہیں؟ جو آپ پڑھتے ہیں بے چارے بھولے بھالے مسلمان اسے قرآن اور آپ کو نیک آدمی سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ بعض اوقات تیز پڑھنا گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر کوئی تجوید کے قواعد کے ساتھ دُرُست قرآن پڑھے تو تَراوِیح میں بہت دیر لگتی ہے لیکن ہمارے یہاں تو آپس میں مُقابلے ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمارے یہاں تو

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

35 منٹ میں تَراویح ختم ہو جاتی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ہمارے قاری صاحب تو خیبر میل[1] کی طرح تیزی سے جارہے ہوتے ہیں اور 25 منٹ میں تَراویح ختم کر دیتے ہیں۔ یاد رہے! روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دِن شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے رَبِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دِن میں اسے روک دیا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ بس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔[2] اگر روزے اور قرآن کی شفاعت چاہیے تو ان کا اِحترام کرنا ہو گا اور قرآن کو صحیح پڑھنا ہو گا۔

سُبْحٰنَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اِنْ شَآءَ اللہ اور مَاشَآءَ اللہ! کا دُرُست تلفظ

عام بول چال میں بھی تیز رفتاری کی وجہ سے حُروف چَبائے جاتے ہیں جیسا کہ عام طور پر لوگ سُبْحٰنَ اللہ کو سُبان اللہ کہہ کر "ح" کو چبا جاتے ہیں۔ اِسی طرح عام لوگوں کو نہ تو دُرُست طریقے سے "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" اور کلمہ شریف پڑھنا آتا ہے اور نہ ہی مَاشَآءَ اللہ، اِنْ شَآءَ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا آتا ہے۔ عموماً لوگ اِنْ شَآءَ اللہ کو اِنْ شَا اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو اَلْدُ لِلّٰہ کہتے ہیں مثلاً اِنْ شَا اللہ میں آتا ہوں یا اَلْدُ لِلّٰہ طبیعت اچھی ہے حالانکہ میں مَدَنی مذاکروں وغیرہ میں یہ کلمات کہنا کئی مَرتبہ سکھا چکا ہوں مگر پھر بھی صحیح نہیں کہتے کیونکہ غَلَط کہنے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ یونہی بہت سے لوگ قرآن کو قران کہتے ہیں۔

مل کر بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھنا کیسا؟

سُوال: چند لوگوں کا مِل کر مسجد میں بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھنا کیسا ہے؟[3]

جواب: چند لوگ مل کر مسجد میں بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھ رہے ہوتے ہیں یہ طریقہ غَلَط اور ناجائز ہے۔[4] البتہ

---

1 ...... خیبر میل ریلوے کی ایک ٹرین کا نام ہے جو بابُ المدینہ (کراچی) سے پشاور تیز رفتاری سے چلتی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۸۶، حدیث: ۶۶۳۷ دار الفکر بیروت

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲، حصہ: ۳ ماخوذاً

اگر ایک آدمی اس لیے بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھ رہا ہے کہ دو چار آدمی دور بیٹھے سُن رہے ہیں اور اس کی آواز سے نمازی یادِیگر قرآنِ پاک پڑھنے والوں کو تکلیف نہیں ہو رہی یعنی اُن تک ایسی آواز نہیں جا رہی کہ جسے سمجھا جا سکے تو یہ طریقہ صحیح ہے۔ بعض لوگ مسجد کی پہلی صَف میں لائن میں بیٹھ کر زور زور سے تلاوت کر رہے ہوتے ہیں بِالْخُصُوص رَمضان میں ایسا ہوتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اِسی طرح ہمارے یہاں تیجے اور چہلم میں یا ویسے ہی لوگ رَمضان میں ختمِ قرآن کرواتے ہیں جو کہ اچھا کام ہے لیکن اس میں سب مل کر زور زور سے پڑھ رہے ہوتے ہیں یہ دُرست نہیں، انہیں چاہیے کہ اتنی آواز سے پڑھیں کہ خود سنیں دوسرے کو آواز نہ جائے البتہ اگر کوئی ایک پڑھتا ہے اور سب توجہ سے سنتے ہیں تو یہ ٹھیک ہے۔ بعض لوگ دوسروں کو بتا رہے ہوتے ہیں کہ میں نے اِعتکاف میں تین قرآن ختم کیے، میں نے پانچ قرآن ختم کیے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کو دُرست طریقے سے سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص بلکہ اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھی نہیں آتی مگر وہ پانچ مَرتبہ قرآن ختم کرنے کے ڈنکے بجا رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ بھلے پورے رَمضان میں ایک مَرتبہ پورا قرآنِ کریم ختم کریں یا پھر آدھا یا دس پارے پڑھیں مگر دُرست مخارج کے ساتھ پڑھیں۔ اگر قرآنِ پاک صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا تو سیکھنا ضَروری ہے۔ آج کل لوگوں کو سب کچھ آتا ہے مگر قرآنِ پاک صحیح پڑھنا نہیں آتا۔ خُدا کی قسم! یہ بڑی محرومی اور بدنصیبی کی بات ہے! اُردو آتی ہے، انگلش بہت اچھی آتی ہے یہاں تک کہ بعض لوگ فخریہ کہتے ہوں گے کہ اُردو سے میری انگریزی اچھی ہے مگر ایسوں کو قرآنِ پاک دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا اور وہ پڑھے لکھے بھی کہلاتے ہیں حالانکہ ایسے لوگ کس طرح پڑھے لکھے کہلائے جا سکتے ہیں؟ یاد رکھیے! آپ نے MA، BA یا MBBS بھی کر لیا تو یہ ڈگریاں آخرت میں کچھ کام نہ آئیں گی البتہ اگر قرآنِ کریم صحیح پڑھنا جانتے ہوں گے تو یہ کام آئے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بَرائے بالغان کے نام سے ہزاروں مَدارس قائم ہیں اور عام طور پر یہ عشا کے بعد علاقوں کی مَساجد میں لگائے جاتے ہیں۔ اِن میں دُعائیں، طہارت اور نماز وغیرہ کے اَحکام سکھائے جاتے ہیں لہٰذا آپ اِن میں داخلہ لیجئے۔ مَدْرَسَۃُ

اَلْمَدِیْنَہ بَرائے بالِغان پڑھنے میں کوئی پیسا نہیں لگتا جبکہ انگلش یا کوئی زبان سیکھنی ہو تو کوچنگ سینٹر جانا پڑتا ہے، رَٹے لگانے پڑتے ہیں، پیسے دینے پڑتے ہیں اور اس کے لیے لوگ بے چارے کیا کیا کرتے ہیں لیکن قرآنِ کریم مُفت پڑھاؤ تب بھی پڑھنے کے لیے نہیں آتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں یاد نہیں ہوتا اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو اِس اَنداز سے کہ قاعدہ پڑھا اور پھر اُسے وہیں رکھ دیا اور دوسرے دِن آکر کھولا تو اِس طرح کہاں سے یاد ہو گا؟ دُنیوی عُلُوم میں سے بہت کچھ یاد کر لیتے ہیں مگر قرآنِ کریم کو مخارج کے ساتھ پڑھنے سے قاصِر ہوتے ہیں۔ جب دُنیوی عُلُوم سیکھنے کے لیے آپ کوشش کرتے ہیں تو قرآنِ پاک مخارج کے ساتھ پڑھنے کے لیے بھی کوشش کرنا پڑے گی۔ بعض لوگ عُذر بناتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وقت ہے لیکن پڑھنے کا جَذبہ نہیں، اللہ پاک جَذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا دُعا مانگنے والے کے ساتھ دُعا مانگنا ضَروری ہے؟

سُوال: نکاح کے بعد جب دُعا مانگی جاتی ہے تو دور بیٹھے لوگوں کو آواز نہیں آتی اور جو قریب بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی شور کی وجہ سے نہیں سُن پاتے لیکن سب ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہوتے ہیں ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے آیا دُعا مانگی جائے یا خاموش رہا جائے؟

جواب: اگر کوئی دُعا مانگ رہا ہو تو اس کی دُعا سننا واجب نہیں ہے اپنے طور پر بھی دُعا مانگ سکتے ہیں۔ نکاح کی تقریب میں ان کے لیے دُعا کرنی چاہیے جن کا نکاح ہو رہا ہے کہ اللہ پاک ان کی شادی خانہ آبادی فرمائے ان کا گھر شاد و آباد رکھے۔ ”شادی خانہ آبادی“ کا مَطلب یہ ہے کہ ان کا گھر آباد رہے، ان کے گھر میں ٹوٹ پُھوٹ نہ ہو، لڑائی جھگڑے نہ ہوں، ساس بہو کی جنگِ عظیم نہ چِھڑے، کسی قسم کا ہنگامہ نہ ہو طلاق کی نوبت نہ آئے بلکہ یہ لوگ تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں زندگی بسر کریں۔ افسوس یہ چیزیں اب ہم میں نہیں ہیں۔ باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں لیکن عمل کچھ نہیں ہے، کِردار کے بہت مَسائل ہیں۔ شادی خانہ آبادی کا یہی مطلب ہے اور جو اس کا اُلٹ ہو وہ شادی خانہ بَربادی ہے مگر یہ لفظ عوام میں اتنا مشہور نہیں ہے۔

کن مہینوں کا چاند دیکھنا واجب ہے؟

سُوال: کن اسلامی مہینوں کا چاند دیکھنا واجب ہے؟ نیز رَبِیْعُ الْاَوَّل، رَبِیْعُ الثَّانی اور رَمَضَانُ الْمُبَارَک وغیرہ کے مَدَنی مذاکرے گزشتہ ماہ کی 29 تاریخ سے شروع کیے جاتے ہیں اِس میں کیا حکمت ہے؟(1)

جواب: شَعْبَانُ الْمُعَظَّم، رَمَضَانُ الْمُبَارَک، شَوَّالُ الْمُکَرَّم، ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرَام اور ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ان پانچ مہینوں کا چاند تلاش کرنا واجبِ کفایہ ہے۔(2) لہٰذا اِن مہینوں کا چاند دیکھیے اِنْ شَآءَ اللہ واجبِ کفایہ ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔ 29 تاریخ سے مَدَنی مذاکرے اِحتیاطاً شروع کیے جاتے ہیں کیونکہ اگر 29 کا چاند ہو جائے تو اب اچانک مَدَنی مذاکرے کی تَرکیب کرنا مشکل اَمر ہے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے چاند کی یہ خُوبی ہے کہ بچے بچے کو پتا چل جاتا ہے کہ چاند ہو گیا ہے، مَساجد میں تَراویح شروع ہو جاتی ہے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا چاند تو کیا نظر آتا ہے چاروں طرف رونقیں لگ جاتی ہیں، سورج تو کیا چھپتا ہے رَحمت کی بتی جَل جاتی ہے ہر طرف روشنیاں ہی روشنیاں ہوتی ہیں۔

❁❁❁

بدن پر ہلکے اور میزان میں بھاری عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں حُسنِ اَخلاق اپنانے اور خاموش رہنے کی نصیحت کرتا ہوں، یہ دونوں عمل بدن پر سب سے ہلکے اور میزان (Scale) میں بہت بھاری ہیں۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، من قسم الافعال، الجزء: ۳، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۸۴۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

---

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۴۹-۴۵۱ ماخوذاً

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net